صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 جنوری 2018ء بمطابق 04 جمادی الاوّل 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ○ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى۔

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جی، 'کونسیچنز آور' ، یہ چھٹی کی درخواستیں میں تھوڑا پہلے کرتا ہوں: جناب اعظم خان درانی صاحب، میاں ضیاءالرحمان صاحب، جناب الحاج صالح محمد صاحب، جناب الحاج ابرار حسین صاحب، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا، جناب انور حیات صاحب، جناب افتخار مشوانی، میڈم خاتون بی بی، منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: اچھا کال اٹینشنز پہلے لیتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ تو 'کونسیچنز آور' ہے، آپ نے کال اٹینشنز لے لئے۔

جناب سپیکر: وہ خیر ہے، میں تھوڑا آگے پیچھے کروں گا ایجنڈا کو Don't you worry۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: مسٹر منور خان ایڈوکیٹ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ تمام ڈیپارٹمنٹس کے ڈسٹرکٹ آفیسرز کلاس فور کی بھرتیوں میں اپنی من مانی کر رہے ہیں، جیسا کہ جیل سپرنٹنڈنٹ لکی مروت نے اپنی مرضی سے بھرتیاں کی ہیں اور ایم پی اے کے بارے میں گستاخانہ رویہ بھی رکھتے ہیں، لہذا اس پر ایکشن لیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ میرے خیال میں یہاں پہ جتنے بھی ایم پی ایز صاحبان بیٹھے ہیں، ہر ایک کو یہی مسئلہ ہے-----

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر! پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! میری اگر آپ گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: جی جی، منور صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تو جناب سپیکر! ہمیں بھی پریشانی ہوتی ہے کہ یہاں پہ ہم پریویلج موشنز بھی لاتے ہیں، پھر اس کے باوجود اپنی مرضی سے جیسے بھی لے آئیں، میں کسی پہ الزام نہیں لگاتا لیکن اس کیس میں سر! جو جیل سپرنٹنڈنٹ ہے، میرے خیال میں جو معلومات مجھے ہیں، اس نے کلاس فور کی جس طرح بھرتی

کی ہے نا، میرے خیال میں میں جناب لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کیلئے کمیٹی بنائیں اور In ten days ایسا نہیں کہ کمیٹیاں پھر پڑی رہیں اور اس میں Ten days میں اس کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے تاکہ آئندہ کیلئے اس قسم کے لوگ اپنی من مانی نہ کریں۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! ہماری تحریک انصاف کی حکومت کا منشور یہی ہے کہ ہم انصاف پہ میرٹ کی بنیاد پہ آگے جائیں، تو اگر منور خان کا یہ ڈیمانڈ ہے، آنریبل ممبر ہیں ہمارے اس فورم کے، تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، بے شک اس کی انکوائری ہو جائے، ضروری ہے۔

جناب سپیکر: آپ کمیٹی خود اناؤنس کریں اور پھر ہاؤس کو اس سے انفارم کر لیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کو Suspend کرتے ہیں ابھی، اور یہ کال اٹینشن محمود جان صاحب!۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ کوئسچنز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آتا ہوں، ایجنڈا پہ آتا ہوں Don't you worry، میں کرتا ہوں ان شاء اللہ۔

جناب محمود جان: تھینک یو جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ خوراک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ موجودہ اجلاس میں میں نے توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1312 پیش کیا تھا جس میں گنے کی قیمت 165 روپے فی چالیس کلو گرام کی بجائے 180 روپے مقرر کرنے کیلئے پر زور مطالبہ کیا تھا جس کے جواب میں وزیر خوراک کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی، کمیٹی کے اجلاس میں متفقہ فیصلہ ہوا تھا کہ مل مالکان گنے کے کاشتکاروں کو فی کلو گرام گنے کی قیمت 180 روپے ادا کریں گے مگر مل مالکان کمیٹی کی مذکورہ فیصلے پر عملدرآمد نہیں کر رہے، جن کاشتکاروں نے شوگر ملز کو گنا سپلائی کیا تھا، ان کی پرچی فی چالیس کلو گرام 165 روپے لگائی گئی ہے جو کہ انتہائی زیادتی ہے، لہذا

صوبائی حکومت شوگر ملز مالکان کے خلاف تادیبی کارروائی کرکے کاشتکاروں کو فی کلو گرام گنے کی قیمت 180 روپے مقرر کرے۔

جناب سپیکر: جی، قلندر لودھی صاحب!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب! دا مخکښې ما خبره کړې وه جی، دا دې ما سره پرچئ موجود دی جی چې کوم ملز مالکانو په 165 روپئ زمیندار له ورکړی دی جی-----

جناب سپیکر: اردو میں بولیں تاکہ قلندر لودھی صاحب سمجھ بھی سکے۔

جناب محمود جان: او زما تاسو ته یو ریکویسټ دے جی-----

جناب سپیکر: اردو، اردو میں بولیں، پلیز۔

جناب محمود جان: میری آپ سے ریکویسٹ ہے سپیکر صاحب! کہ آئندہ جو میٹنگ ہو، وہ آپ خود چیئر کریں اور اس کو جلدی سے جلدی بلائیں آپ سر۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب! پلیز۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پہلے بھی انہوں نے کال اٹینشن لایا تھا، اس پر بھی بات ہوئی، پھر سٹینڈنگ کمیٹی کی انہوں نے میٹنگ بلائی ہے، بیدار بخت صاحب ہمارے چیئرمین ہیں فوڈ کے، بخت بیدار صاحب، تو اس میں میں بھی گیا تھا، وہاں بھی ہماری بات ہوئی ہے، اس کا نوٹیفیکیشن 180 روپے چالیس کلو گرام کا ہے اور یہ اس کا نوٹیفیکیشن ہے اور اسی پر ہم نے سختی کی ہوئی ہے۔ پورے پاکستان میں یہی ریٹ ہے اور یہ مرکز سے بھی آتا ہے اور سارے صوبوں میں وہی ایک ہی ریٹ چلتا ہے چاروں صوبوں میں، تینوں صوبوں میں، تو اب پنجاب کا بھی یہی چل رہا ہے اور سندھ میں بھی یہی چل رہا ہے لیکن پنجاب والے اور سندھ والے اپنے مل مالکان کو سبسڈی دے رہے ہیں 10.77 اور ان کو انہوں نے ایکسپورٹ کی بھی دی ہوئی ہے، انہوں نے اجازت دی ہوئی ہے جبکہ ہم نے نہ ہی پچھلے سال ان کو سبسڈی دی ہے، نہ اب ہم دے سکتے ہیں کیونکہ ہماری مالی مشکلات ہیں صوبے میں اور اس کے بعد ہماری جو پیداوار ہے، وہ ہمیں چاہیئے، چینی جو ہے ساڑھے آٹھ ہزار ٹن چاہیئے اور اس میں ہمارے پاس یہ چار اس کی آدھی پیداوار ہے ہمارے پاس، تو اگر آٹھ لاکھ ٹن چاہیئے ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن، تو

ہمارے پاس چار لاکھ ٹن کی اس کی پیداوار ہے، تواسلئے بھی ہم ان کو اجازت نہیں دے سکتے۔اس کے باوجود ہم نے سختی کی ہوئی ہے اور سندھ میں چونکہ بہت ساری ایسے وڈیروں کی ملیں بھی اپنی ہیں تو اس میں وہاں ریٹ اب بھی جو 40 Kg کا چل رہاہے، وہ 130/140 اور پنجاب میں ڈیڑھ سو، 150 چل رہاہے، ہم نے اب بھی بہت سختی کی ہوئی ہے اور ہم انہیں سبسڈی بھی نہیں دیتے ہیں اور Ensure بھی کرتے ہیں کہ 180 روپے ریٹ دیا جائے Growers کو۔ ہم Growers کے ساتھ کھڑے ہیں مالکان کے خلاف، لیکن میرے جو قابل احترام میرے برخوردار ہیں، چھوٹے میرے بھائیوں کی طرح ہے، یہ جو بڑی Efforts کر رہے ہیں Growers کیلئے لیکن اب تین چار دفعہ، دو دفعہ تو یہ کال اٹینشن لے آئے ہیں، ادھر سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی بات ہو گئی ہے لیکن ابھی تک ایک Grower نے بھی ہمارے پاس شکایت نہیں لائی، In writing کوئی چیز نہیں آئی، Cane Commissioner کے پاس کچھ چیز نہیں آئی اور اس کے بعد ایڈیشنل کمشنر جو ہے، جو ڈی سی او تھے، ان کے پاس کوئی شکایت نہیں ہے، یہ لاتے ہیں، یہ اچھی بات ہے۔ مجھے بھی ادھر ادھر سے پتہ چل رہاہے کہ یہ کچھ ہو رہاہے لیکن وہ مل مالکان اور ان کے پاس جو Growers ہیں، ان کی کوئی Mutual آپس میں انڈرسٹینڈنگ ہے جس سے ان کا کام چل رہاہے۔ میں نہیں چاہتا، ہمارا نوٹیفیکیشن 180 روپے ہے اور ہم اسی پر ہی سختی کریں گے جس طرح چاہیں گے لیکن نہ ہم سبسڈی دیتے ہیں مل مالکان کو جبکہ پنجاب بھی دے رہاہے اور سندھ بھی دے رہاہے اور نہ ہی ہم انہیں چینی باہر فروخت کرنے کیلئے اجازت دیتے ہیں، تو ان سب چیزوں کے باوجود بھی ہمیں ابھی تک Growers کی طرف سے ایسا کوئی ایشو نہیں بنا جو کہ وہ آکے میرے Cane Commissioner کے پاس رپورٹ کرتے ہیں یا Additional Cane Commissioner کے پاس کرتے ہیں، پھر بھی ان کی بات پر جو ہے ہم پھر اس کو کوشش کریں گے، پھر اس کی 'ایکسرسائز' کرتے ہیں، پھر اس کو واچ کرتے ہیں، پھر Ensure کریں گے کہ 180 روپے پر ہی وہ لیں، ہماری یہی کوشش ہے چونکہ ہم Growers کی بہتری کیلئے سب کچھ کرناچاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں میں، مجھے بتائیں قلندر لودھی صاحب! یہ آپ Explain کر لیں کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ جو ان کی اعداد و شمار ہیں، یہ مطلب نہیں ہے، تو اس نے تو باقاعدہ اس کے پاس رسیدیں ہیں، پوری ڈیٹیل اس کے پاس پڑی ہوئی ہے۔

وزیر خوراک: ان کے پاس رسیدیں ہیں جو کہ Growers کی طرف سے آنی چاہئیں، Grower نے Divisionally ہر آدمی نے اپنی شکایت کرنی ہے کین کمشنر کے پاس ایڈیشنل کین کمشنر کے پاس، ڈی سی کے پاس پھر میرا جو فوڈ ڈائریکٹر ہے، وہ کین کمشنر ہے، پھر ان کے بعد ہم کوئی ایکشن لیں گے نا جی، یہ تو اسمبلی میں چیز لاتے ہیں، یہ میرے علم میں آگئی، ڈیپارٹمنٹ کے علم میں آگئی، سب کچھ ہم کرتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ Grower کی طرف سے آئے، وہ آپس میں راضی ہیں جو کچھ کر رہے ہیں اور ہمارے پاس ان کی طرف سے کچھ نہیں آرہا اور یہ ان کی نمائندگی کرتے ہیں، بہت اچھی بات کرتے ہیں، میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں، یہ اچھی بات ہے لیکن وہ Individual کی طرف سے ہمارے پاس آئے ہر جگہ، خزانہ کا علیحدہ ہے، پریمیئر کا علیحدہ ہے، ڈی آئی خان کا علیحدہ ہے، ہم اس طرح سے ان پر ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محمود جان!

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے تو تفصیل سے بات کی لیکن یہ جو آئی ہے، میں خود ایک Grower ہوں، سر! ڈسٹرکٹ پشاور میں گنے کا سب سے بڑا Grower میں ہوں، میں یہ ثبوتیں دے رہا ہوں سر! بار بار اسمبلی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس پہ عملدرآمد نہیں ہو رہا، جب تک سر! یہ اس پہ Self action نہیں لیں گے سر! اس کا کچھ نہیں ہوگا، تسلیوں سے کام نہیں چلے گا۔ سر! زمیندار جو ہے، زیادہ تر زمینداروں نے اپنی گنے کی فصلیں جلا دی ہیں سر! اتنے کم ریٹ میں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس گنے کی وجہ سے سر! ہماری اگلی گندم کی فصل بھی متاثر ہوئی ہے، ہماری گندم کی پیداوار کم ہوگی، ہماری لیٹ ہو گئی گندم، تو سر! ان سب باتوں پہ توجہ دینی چاہیئے اور منسٹر صاحب کو صرف یہ تسلی پہ نہیں Strict action لینا چاہیئے کہ جو مل مالکان کہ انہوں نے ایکشن لیا ہے اس کے اوپر، 180 ریٹ مقرر کریں اور جو 165 دیا گیا ہے، اس کو بھی 180 میں Convert کریں سر۔

جناب سپیکر: میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو ہدایت دیتا ہوں کہ جب تک متعلقہ قائمہ کمیٹی کا فیصلہ نہ آئے، اس وقت تک گنے کی خرید حکومتی نوٹیفیکیشن جو کہ 180 per kg ہے، کے مطابق عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے اور جو گنا 165 روپے خریدا گیا ہے، ان زمینداروں کو پوری سرکاری قیمت ادا کی جائے، نیز میں خود اس کمیٹی کو چیئر کروں گا اور میں خود جو ہے نا دیکھوں گا کہ جو کسانوں کے پرابلمز ہیں، ان کو ہم دیکھیں گے خود ان شاءاللہ۔ جی، مفتی جانان صاحب! پلیز۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فخر اعظم! زه دا دغه نوره ایجنډا اخلم د دې نه پس به مونږ کوئسچنز شروع کړو بنه، جی جی۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو په وساطت باندې د دې ایوان توجه یو مسئلې طرف ته راګرځوم۔ د ورکنګ فوکس سکول اساتذه کرام تقریباً د یوې هفتې نه بهر په احتجاج باندې ناست دی او د هغوی څه جائزې مطالبې دی، هغوی د هغې د پوره کولو د پاره دلته ناست دی، زما به تاسو ته درخواست وی چې یو کمیټئ ورته جوړه کړه، هغه کمیټی د د هغوی مسئلې واؤری، کومې جائزې مسئلې وی، د کولو وی، هغه د اوکړے شی او چې کومې جائزې نه وی، هغه د نه اوکړے شی، زما دا ګزارش دے تاسو ته۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! که ته لږ مهربانی اوکړئ څه کال اټینشن پرې راؤړئ یا څه کوئسچن پرې راؤړئ نو په هغې باندې به مونږه سپیشل کمیټی جوړه کړو او دا به لږ اوګورو۔

مفتی سید جانان: په دې خو به جی په دې به څه کال اټینشن، په دې جی کال اټینشن به نه راؤړلے شی، دا یو کمټئ ورته جی جوړه شی، یو کمیټئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

مفتی سید جانان: چې د هغوی خبره واؤریدلے شی چې هغوی څه وائی، که جائزه مسئله ئې وی نو صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ جی، دا موشن باندې راؤړئ تاسو کنه نو زه به دا Entertain کړم، زه به په Top priority باندې دا واخلم-----

مفتی سید جانان: بنه صحیح ده۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو کنه جی؟

مفتی سید جانان: اؤ، یو جی بل د قاعدې (d) 52 د معطل کولو درخواست کوم، زه دا یو کال اٹینشن نوٹس دے، دا پیش کول غواړم۔

جناب سپیکر: دا خو کاپیانې نشته د هاؤس سره جی۔

مفتی سید جانان: جی؟

جناب سپیکر: هاؤس سره کاپیانې نشته، مونږ سره هم کاپیانې نشته۔

مفتی سید جانان: ما تاسو ته هم جی درلیږلی دی، تاسو ته مو درلیږلی۔

جناب سپیکر: ما سره نشته دے، چرته دے؟

مفتی سید جانان: دا دے جی صحت کارډ باره کښې، د صحت کارډ باره کښې-----

جناب سپیکر: تاسو صرف Verbally خبره اوکړئ۔

مفتی سید جانان: صحت کارډ باره کښې جی ده اؤ جی اؤ۔

جناب سپیکر: تاسو پوائنټ آف آرډر باندې خبره اوکړئ جی، پوائنټ آف آرډر باندې خبره تاسو اوکړئ او هغې باندې به بیا مخکښې دغه اوکړو۔

مفتی سید جانان: دغه به جی که په دغه طریقې پیش شی، لږ به قانون ته به زه وایم چې لږ غوندې برابر شی۔

جناب سپیکر: زه پوهه یم Concerned Minister هم نشته او د هغې د پاره خو طریقه دا ده چې ته ما ته دغه راکړه په دې او دا به مونږ Next چرته واچوؤ خو ته اوس کال اٹینشن دغه باندې خبره اوکړه، پوائنټ آف آرډر باندې-----

مفتی سید جانان: ما خو جی، دغه جی۔

جناب سپیکر: جی آپ بات کریں کیونکہ ہیلتھ سیکرٹری صاحب یہاں بیٹھے ہیں، وہ آپ کی بات کو سن بھی لے گا اور آپ کی جو Suggestions ہیں اور پھر ہم چاہیں گے کہ ہیلتھ سیکرٹری صاحب اور ڈیپارٹمنٹ آپ کے ساتھ اس کے بارے میں ایک Proper meeting کر لیں۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صحت کارڈ کی تقسیم کا جو طریقہ کار ہے، اس میں بہت سی خامیاں پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے صوبے کے بہت سے غریب اور نادار لوگ اس کارڈ کے فوائد سے مستفید نہیں ہو سکتے ہیں، لہذا اس کارڈ کی تقسیم کے طریقہ کار پر نظر ثانی کی جائے۔

زما به ګزارش وی که یوه کمیټۍ ته اولیږلې شی او جناب سپیکر صاحب! ډیر کارډونه داسې دی چې هغه په زرګونو کارډونه مطلب دا دے اوسه پورې پراته دی او د هغې نه څوک فائده نشی اوچتولې، وړې وړې مسئلې دی ورکښې خو اوسه پورې پراته دی نو که دا کمیټۍ ته لاړلو، دغه کارډونه به دغه خلقو ته به ئې لکه جائزه فائده اورسی۔

جناب سپیکر: اصل کښې چونکه دا لا دغه شوے نه دے، صرف تاسو پوائنټ آف آرډر باندې-----

جناب محمد ادریس: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ادریس صاحب! تاسو په دې باندې خبره کوئ؟

جناب محمد ادریس: جی۔

جناب سپیکر: دا د پوائنټ آف آرډر په حیثیت مونږه اخستے دے، که بیا تاسو کله کال اټینشن راوړئ، مونږ ته Proper راوړئ او زه به سیکرټری ډیپارټمنټ ته به زه دا ریکویسټ اوکړم چې تاسو سره Proper meeting اوکړی او ستاسو تجاویز چې دی نو هغه ټوټل دغه کړئ چې څه مؤثر کیدے شی، هغه مؤثر طریقه باندې حل شی۔ جی، ادریس صاحب!

جناب محمد ادریس: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب۔ دا مفتی صاحب چې کومه خبره اوکړه د دې صحت کارډ په باره کښې، سر! دیکښې یو مسئله ده

چې دا عموماً راپیښه ده مونږ ته، صحت کارډ کښې پانچ لاکھ چالیس هزار روپئ صحت کارډ یو فی خاندان ته ملاویږی چې پانچ لاکھ چالیس هزار پورې علاج کولې شی۔ دیکښې د زړه آپریشن راشی، داسې اوس یو کیس شروع دے مونږ سره چې په هغې کښې هسپتال ته لاړ شی، پرائیویټ هسپتال ته لاړ شی، آر ایم آئی ته لاړل، هغوی ورته وائی تین لاکھ روپو پورې تا ته مونږ علاج کولې شو، At a time تا ته پانچ لاکھ روپو نشو کولې نو په هغې باندې خرچه راځی چار لاکھ ستاسی هزار روپئ ورته هغوی ډیمانډ جوړ کړے دے چې دومره خرچه به په تا باندې راځی، نو تین لاکھ پورې به تا ته گورنمنټ ورکوی او دو لاکھ روپئ به ته خپله بندوبست کوې نو آیا دا غریب خلق، دې حکومت چې دا دومره غټه Facility یا فنډ Allocate کړے دے ورته، نو په دې باندې به دا غریب خلق څنګه، کوم ځائې نه دا پیسې ورته د خپل جیب نه بندوبست کوی؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس کے اوپر Comment کریں اور میرے خیال میں میں باقاعدہ ان کو وہ کروں گا اور یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، آپ ان کے ساتھ میٹنگ کریں گے تاکہ ان کی جو جو Suggestions ہیں اور جو Doable ہیں تاکہ اس کو Implement کرے۔ جی جی۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد ادریس: دویم نمبر پارټ د دې سره دا دے سر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ادریس صاحب!

جناب محمد ادریس: دویم نمبر پارټ ورسره سر! دا دے چې د زړه د دې آپریشن د پاره په ایل آر ایچ کښې چې کله هغوی لاړل، هغه Patient لاړو نو تیر شوی نومبر کښې هغوی تلی دی ورته او راتلونکی ستمبر، ستمبر 2018 ئې ورته آپریشن د پاره ټائم ورکړے دے، نو آیا د زړه آپریشن، د زړه بیمار، Patient دے یو کال پس هغه ته آپریشن ټائم ملاویږی، د دې د پاره هم Kindly څه دغه اوکړئ چې دا ایمرجنسی Treat کوی ځکه د زړه خو Main دغه دے۔

جناب سپیکر: چلو میں نے اس کے اوپر اپنا۔۔۔۔

محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر مہر تاج روغانی!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ شو پورې چې تعلق د آر ایم آئی او د آپریشن دے، د آر ایم آئی د گورنمنټ سره يو Agreement شوے دے، په هغې باندې که سرجرى زياته وى خو هغوى Even نا، They do it Compensation basis on a lesser rate، په کم ريټ آپريشنونه د هر سرجرى کوى That much I know. As for as the دا صحت انصاف کارډ د بے نظير سپورټ پروگرام اندر جوړ شوے وو خو What is happened چې دومره ټائم کښې څنې خلق مړه شوى دى، څنې د دې صوبې نه تلى دى نو هغه ځايونه، نو دا خو په سکور کيږى لکه Sixteen score، Fourteen score شو، نو اوس د بے نظير انکم سپورټ پروگرام باندې نور نوى انصاف کارډز جوړيږى۔ يو خو دغه طريقه کار دا چينج دے خو خلقو ته پته نشته نو This is the procedure، نوى خلق به Induct کيږى Because زړو کښې څه مړه دى او Some of them have left the Province. As far as this is concerned, LRH, I agree because ايل آر ايچ کښې لسټ ډير زيات دے۔ تاسو بهر ملکونو ته لاړ شئ نو هم تاسو ته به د آپريشن لسټ، خو As far as RMI is concerned، د آر ايم آئى Agreement شوے دے، باقاعده هغوى ته په کمو پيسو باندې سرجرى کوى او که نور هم دغه وى نو I clear this point with you later on خو I think چې پليز تاسو هغې خلقو نه، ما ته هم يو دوه داسې راغلل چې بيا ما Detailed تپوس اوکړو نو The story was different۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایمپلائز ریگولرائزیشن آف سروسز مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Law Minister, please. Item No. 11, please table item No. 11.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees Regularization of Services Bill, 2018, in the House.

جناب فخر اعظم وزیر: سر!

جناب سپیکر: فخر اعظم وزیر! آپ نے کہا تھا، Regularization Bill-----

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں امنڈ منٹس بہت آچکی ہیں-----

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو اس میں سر! بہت امنڈ منٹس آچکی ہیں تو رولز آف بزنس بھی یہ کہتا ہے کہ آج اس کو Introduce کرنے دیں اور پھر اس کو ڈیفر کر کے کسی اور مقررہ وقت پر اس کو پاس کر دیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم انیسہ زیب!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! یہ بہت اہم بل ہے، ہم اس کو بہت دل سے چاہتے ہیں کہ یہ پاس ہو لیکن اس کے اندر تھوڑا Legal matter ہے۔ Rule 82 کہتا ہے کہ جب آپ اس کو Introduce کریں، اس کے بعد Three clear dayes ملیں، اول تو جو آج امنڈ منٹس آئی ہیں، یہ بھی Introduction سے پہلے نہیں آسکتیں، یہ اس کے بعد جب Introduce ہوتا ہے، یہ Circulate ہو جاتا ہے بل، اس کے بعد آپ کو ملتی ہیں امنڈ منٹس موو کرنے کیلئے، ہم نے اس میں بہت Important amendments امنڈ منٹس موو کرنی ہیں اور یہ اسلئے نہیں تاکہ ہم چاہتے ہیں بعد میں Law Coherent ہو کسی قسم کی لوگوں کیلئے کوئی مسائل نہ بنیں اور ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ یہ ہو ضرور پاس، ہم خود اس کے حق میں ہیں لیکن اس کو صحیح طریقے سے بعد میں کوئی Lacuna نہ رہے۔ اس میں کچھ جو امنڈ منٹس آئی ہیں، ان کو بھی، آج تو انہوں نے سپلیمنٹری ایجنڈا میں ڈال دیا ہے لیکن اس میں There are certain other important points جن پر ابھی ہم نے امنڈ منٹس موو کرنی ہیں، آج یہ بل Circulate ہوا ہے سر-----

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز، لاء منسٹر!

وزیر قانون: مسٹر سپیکر سر! اس میں بہت ہی محنت ہوئی ہے، ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ آج یہ بل پاس ہو جائے لیکن جہاں تک ان کی بات ہے، اس میں بھی وزن ہے، کوئی Lacuna نہ رہ جائے تو

امنڈ منٹس تو ٹھیک ہیں، اس حد تک ہم ان کے ساتھ اتفاق کرتے ہیں اور ٹھیک ہے جس طرح میڈم!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سلیم خان صاحب! سلیم صاحب، سلیم چترالی آپ کوئی۔۔۔۔

جناب سلیم خان: تھینک یو سپیکر صاحب! جس طرح میڈم انیسہ زیب نے اور فخر اعظم صاحب نے کہا کہ یہ بہت Important Bill ہے جس کے اندر بہت سارے ایسے ڈیپار ٹمنٹس ہیں جن کو اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے، اس میں بہت ساری امنڈ منٹس آچکی ہیں تو میری گزارش یہ ہے کہ فی الحال اس کو ڈیفر کیا جائے اور باقاعدہ اس کے اوپر جن کی امنڈ منٹس آئی ہیں، ان کو دیکھنے کے بعد اس بل کو اگر پاس کیا جائے تو میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا پورے صوبے کے ایمپلائز کیلئے اور ہم سب کیلئے اور اس ہاؤس کیلئے، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: چلو میں اس کو ٹیبل کرتا ہوں اور اس کے بعد ہم اس کو Next sitting کیلئے ایجنڈا پہ رکھتے ہیں، It stands introduced۔ اچھا یہ خیبر پختونخوا، یہ ایڈیشنل ایجنڈا، یہ ایک ایڈیشنل ایجنڈا ہے اور یہ ہمارے آفیشلز جو ہیں نا، اس کی۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

{خیبر پختونخوا پراونشل بلڈنگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018}

Mr. Speaker: Item No. 14 and 15, Minister for Law, please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

Members: No.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں امنڈ منٹس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس، امنڈمنٹس تو ابھی آئیں گی نا آگے۔ The ‘Ayes’ have it.

‘Consideration Stage’: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں جو میں امنڈمنٹ لایا ہوں، یہ Competent Authority یہاں پر کلیئر نہیں ہے، اگر آپ Definition میں دیکھیں تو Competent Authority کلیئر نہیں ہے کہ یہ کون ہے، Competent Authority, whether؟ ایک جگہ پر سر! آیا ہے کہ یہ چیف سیکرٹری ہے، ایک جگہ پہ کچھ اور آیا ہے، تو اسلئے میں یہ امنڈمنٹ لیکر آیا ہوں کہ:

“Competent Authority” means, the Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, who shall be competent to allot, extend, exchange and cancel Provincial buildings in the manner as may be prescribed”.

جناب سپیکر: لاء منسٹر! پلیز۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ان کی اس امنڈمنٹ کے ساتھ میں اتفاق اسلئے نہیں کر رہا چیف منسٹر، پہلے چیف منسٹر ہیں جن کے اپنے اختیارات انہوں نے چھوڑ کر وہ کہتے ہیں کہ الاٹمنٹ میں میری کوئی Responsibility نہ ہو، تو میرے خیال میں بہتر یہی ہے کہ یہ ایڈمنسٹریشن۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر! اس میں میں نے چیف منسٹر کا نہیں کہا ہے، میں نے تو جو Competent Authority کا کہا ہے جو وہ چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا۔۔۔۔۔

وزیر قانون: چیف سیکرٹری، Competent Authority otherwise تو چیف سیکرٹری ہو گئے، چیف سیکرٹری ہیں۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: نہیں جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس طرح کریں ایک منٹ، میں تھوڑا سا، ایک منٹ، بس اس بل کو میں تھوڑا ڈیفر کرتا ہوں، آپ تھوڑا اس کے ساتھ ڈسکس کریں کہ اس کی کیا وہ ہے؟

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تھوڑی دیر میں ہم اس کو وہ کرلیں گے لیکن اس کو اس وقت ڈیفر کرتے ہیں۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: Next پہ جاتے ہیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: ٹھیک ہے جی۔

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2017 کو نامنظور کرانے کیلئے قرارداد

Mr. Speaker: Item No. 08, Fakhr-e-Azam. Item No. 08, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir!

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہاں پر یہ Disapprove ہے۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! اس میں جو ہے سر۔

جناب سپیکر: خپل ریزولیوشن، جو آپ کی ریزولیوشن تھی۔۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: جی ہاں سر، یہاں پر سر! یہ کہتا ہے سر! کہ "Where the local council or local government, as the case may be, does not exist due to non-election, Government may, by notification in the official Gazette, authorize the Deputy Commissioner, Assistant Commissioner or Assistant Director, Local Government, Elections and Rural Development Department, at the level of concerned district, tehsil or village" سر! یہاں پر یہ ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کو اختیارات دینا چاہتے ہیں اور ان کا Plea یہی ہے کہ "Due to non-election"، تو سر! پہلے تو یہ بتایا جائے کہ یہ تو ڈائریکٹ یہاں پر جو According to the Constitution Article 140A، لوکل گورنمنٹ کیلئے کہتا ہے "Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility

and authority to the elected representatives of the local governments."،اس کا سر! مطلب یہ ہے کہ جب آپ اس میں Interference کرتے ہیں تو آپ Article 140A کی مکمل Violation کر رہے ہیں کیونکہ یہاں پر یہ کہتے ہیں کہ "Due to non-election" اگر جہاں پر الیکشن نہیں ہوا. یہ سر! اس کی تقریباً میرے پاس چار فیصلے ہیں جو کہ سر! سپریم کورٹ کی اتھارٹی ہے، اس میں سر! Article 140A میں Interference پراونشل گورنمنٹ نہیں کر سکتی، ایک لحاظ سے بھی نہیں کر سکتی کیونکہ اگر وہ کرے گی، تو سر! وہ یعنی کہ آئین توڑنے کے مترادف ہو گا۔ یہاں لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کا Plea یہی ہے کہ "Due to non-election"، اگر Due to non-election ہے، تو آپ کی اگر ویلج کونسل کی سطح پر الیکشن نہیں ہوئے تو آپ تحصیل کو اختیارات دے دیں، اگر تحصیل کے لیول پر وہ الیکشن نہیں ہوئے تو آپ ڈسٹرکٹ کے حوالے کر دیں لیکن آپ ڈپٹی کمشنر کو کس طرح حوالے کر رہے ہیں؟ یہ تو سر! اس کی مکمل Violation ہے کیونکہ سر! یہ سنیں، اس میں سر! یہ کہتے ہیں کہ Article 140A of the constitution، کہ "The trinitarian devolution i-e political, administrative and financial, takes place, the elected local government enjoys the autonomy and independence to exercise these powers to the exclusion of other executive functionaries. Any interference or dilution of this power by the provincial government or any other authority, without there being any change in the legislative design, which draws its power under Article 140A, would render a democratically elected local government totally otiose"، یعنی اگر آپ اس میں Interference کریں گے تو یہ 140A کی مکمل طور پر Violation ہے اور اس میں سپورٹ میں سر!-----

جناب سپیکر: جی، عنایت خان! عنایت خان! پلیز، عنایت خان!

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: فخر اعظم وزیر صاحب معاملات کو Mix-up کر رہے ہیں، Confused کر رہے ہیں، Article 140A Implement ہو چکا ہے، Article 140A کے مطابق خیبر پختونخوا کے اندر لوکل گورنمنٹ الیکشنز ہو چکے ہیں، صرف ایک ضلع ایسا رہ گیا ہے کہ جہاں الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، کوہستان میں الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، تین ضلعوں میں، کوہستان کے تین ضلعوں کے اندر الیکشنز نہیں ہوئے ہیں، وہاں الیکشنز اسلئے نہیں ہو سکے کہ مولانا عصمت اللہ صاحب ہائی کورٹ چلے گئے،

سپریم کورٹ چلے گئے اور کوئی دو سال تک وہ مقدمہ رہا، بعد میں وہ مقدمہ بھی Decide ہوا اور وہاں کے اقوام نے ایک تیسرے ضلع کا مطالبہ کر دیا۔ وہاں چونکہ ٹرائبل سسٹم ہے، برادری سسٹم ہے تو اس کو ایڈجسٹ کرنے کیلئے چیف منسٹر نے تیسرے ضلع کی بھی منظوری دے دی، In the meantime الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اندر Delimitations کا سلسلہ شروع ہو گیا اور Census کے بعد انہوں نے نئی Delimitations اور نئے اس پر پابندی بھی لگا دی، اسلئے اصولاً ان ضلعوں کی Approval ہو گئی ہے، وہاں الیکشنز نہیں ہو سکتے، At the moment وہاں الیکشنز نہیں ہو سکتے۔ گزشتہ تین سالوں سے کوہستان کے اندر کروڑوں روپے کے فنڈز صوبائی حکومت کے پڑے ہیں اور وہاں کے Elected representatives کی یہ ڈیمانڈ تھی، صوبائی اسمبلی کے Elected representatives جو ہیں، ان کی یہ ڈیمانڈ تھی کہ وہاں لوکل گورنمنٹ کے جو سرکاری آفیشلز ہیں، ان کو اور ڈپٹی کمشنر کو جس طرح باقی جگہوں میں لوکل گورنمنٹس نہیں ہوتی تھیں، اس سے پہلے بھی لوکل گورنمنٹ جو ہے In the absence of elected local governments یہ پیسے خرچ کر چکی ہے، تو ان کو اختیارات دیئے جا رہے ہیں تاکہ وہ وہاں کے Elders اور وہاں کے صوبائی اسمبلی کے ممبران یعنی Elected representatives کی کنسلٹیشن سے یہ پیسے خرچ کر سکیں، اسلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوہستان کا مسئلہ ہے اور کوہستان کے Elected representatives اس کو بہتر سمجھتے ہیں، یہ کانسٹی ٹیوشن کی Violation نہیں ہے، وہ غلط Quote کر رہے ہیں، آرٹیکل 140A لوکل گورنمنٹ الیکشنز کے حوالے سے ہے۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، یہ بات کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Article 140A جو ہے، وہ اس کے بارے میں ہے کہ صوبائی حکومتیں لوکل گورنمنٹ الیکشنز کریں گی، تو لوکل گورنمنٹ الیکشن ہم نے کیا ہے، Elected representatives کو اختیارات منتقل کریں گے، ہم نے چوبیس ضلعوں کے اندر Elected representatives کو اختیارات منتقل کر دیئے ہیں، ایک ضلع کے اندر کوئی Elected Body ہے ہی نہیں تو وہاں حکومت کے فنڈز ایسے ہی رہیں گے۔ یہ چاہتے ہیں کہ کوہستان کے فنڈز ہیں، لوگوں کے فنڈز ہیں اور یہ خرچ نہ ہوں، یہ مناسب

نہیں ہے، یہ کوہستان کے لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، ہم وہاں کے Elected representatives کی ڈیمانڈ پہ یہ امنڈمنٹ لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں ستار صاحب، ستار صاحب! پلیز۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر! یہ ہمارا بڑااہم مسئلہ تھا، یقیناً جب سے لوکل گورنمنٹ کی ہمارے خیبر پختونخوا میں انسٹی ٹیوشنز بنے ہیں، اس کے بعد کوہستان میں یہ ایک ٹیکنکل بات، ایک Difficulty جو Arise ہوگئی اور ہمارے جو منتخب وہاں سے اسمبلی کے ممبران ہیں، ان کی طرف سے یہ بات آئی، چونکہ ہمارا شیئر کوہستان کا جو بھی بنا ہے، وہ ابھی تک Utilize نہیں ہو سکا، اسلئے ہم نے پبلک کی ڈیمانڈ پہ ڈیمانڈ کر دی کہ اس کا حل نکالا جائے اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی آکر اس بات کا اعلان کیا تھا کہ یہ آپ کا شیئر ہے، اس کا استعمال ہونا چاہیئے لیکن کچھ باتیں جو میرے بھائی نے Technically پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، اس کا حل بھی نکل آیا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا میں اس کی مثال ہے کہ جب سے لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس ہوا، اس سے پہلے یہی مسئلہ پورے خیبر پختونخوا میں آیا تھا کہ لوکل فنڈز کو کیسے استعمال کیا جائے، غالباً میرے خیال میں اس ایکٹ کی Clause 135 ہے جس میں ہے کہ "If any difficulty arise" اگر کوئی ایسی مشکل پیش آتی ہے تو اس کا متبادل حل بھی ہے، تو بہر حال ان کی طرف سے جو Bill propose ہوا ہے، اس میں ہم نے تین ممبران اسمبلی نے Propose کیا تھا کہ لوکل کونسلز یہاں نہیں ہیں، ویلج کونسلز، ڈسٹرکٹ کونسلز، تحصیل کونسلز، وہاں پہ اے ڈی لوکل کونسلز اور ڈسٹرکٹ میں جو ہمارا ڈی سی ہے، اس کو Empower کیا گیا، اس کو بھی ہم نے سپورٹ کیا ہے لیکن ساتھ ہی ہم تینوں ممبران اسمبلی نے یہ بھی امنڈمنٹ Propose کی ہے کہ اس کا بہتر حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہاں پہ لوکل باڈیز کا الیکشن نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک اگر DDAC کو، ڈسٹرکٹ ڈیویلپمنٹ ایڈوائزری کمیٹی کو بھی اس میں شامل کریں اور اس وجہ سے ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں، اس کو Withdraw نہیں کرنا چاہیئے، یہ ہمارا حق ہے کوہستان کا، تین سال سے ہمارا فنڈ Utilize نہیں ہو رہا ہے، ہمارے الحمد للہ تین ضلع بن گئے۔

جناب سپیکر: میں اس کو ہاؤس کے سامنے ٹیبل کرتا ہوں۔ جی، عنایت خان، ایک منٹ، عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ستار خان نے جو بات کی ہے، میں اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ ان کا Regard کیا جائے کہ وہاں کے Elected MPAs کی کنسلٹیشن سے فنڈ خرچ کیا جائے لیکن لاء کے اندر یہ الفاظ اسلئے ہم نہیں لائے کہ پھر جو وہ بات کر رہے ہیں، اسی کے مطابق پھر کورٹ کے اندر کوئی جا سکتا ہے کہ ایم پی ایز کو آپ ناظمین کا فنڈ کیوں دے رہے ہیں، وہ کورٹ میں ہو سکتا ہے، اسلئے انڈرسٹینڈنگ یہی ہے کہ وہاں کے Elected MPAs اسی کو خرچ کریں گے اور جب لوکل گورنمنٹ کے Elected representatives آجائیں گے تو پھر انہی کے کہنے پہ یہ خرچ ہوں گے، آپ اس کو ہاؤس کے سامنے Put کریں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by the honourable Member, may be adopted-----

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چونکہ آپ کی ڈیبیٹ ہو چکی ہے تو ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں نا جی، ابھی-----

جناب فخر اعظم وزیر: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب! بات اس طرح ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ یہ 140A الیکشن کے متعلق ہے تو میں ان کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں کہ 140A میں صاف لکھا ہوا ہے کہ اس میں ایڈمنسٹریٹیو اور فنانشل پاورز جب لوکل گورنمنٹس کو دی جاتی ہیں تو اس کے متعلق ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ ایوان کہتا ہے کہ وہاں پر کوہستان میں الیکشنز نہیں ہوئے تو اس کو اس آرڈیننس میں Mention کرنا چاہیئے تھا کہ یہ کوہستان کے متعلق ہے اور تیسری اگر میرے متعلقہ ایم پی اے صاحب چاہتے ہیں تو میں اس سے Agree کر رہا ہوں کیونکہ ہم کسی کے ساتھ زیادتی کرنا نہیں چاہتے، پھر سر! یہ پاور DDAC کو دی جائے کیونکہ وہ Public representative ہے اور پبلک کو Represent کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی موشن واپس کرتے ہیں؟

جناب فخر اعظم وزیر: ہاں میں Withdraw کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you.

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 09, honourable Senior Minister for Local Government.

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government): I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Ordinance, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ آرڈیننس مجریہ 2017)

Mr. Speaker: Item No. 10, honourable Senior Minister for Science and Technology, Law Minister! Please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I intend to lay the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Ordinance, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid. Item No. 14 & 15-----

(Interruption)

جناب سپیکر: ہم نے اس کو Already، لاء منسٹر! پلیز یہ ایڈیشنل ایجنڈا ہے، ابھی اس سے پہلے ہوا ہے، تقسیم ہو گیا ہے، یہ ہم نے ڈیفر کیا تھا کچھ وقت کیلئے، میں نے کہا کہ لاء منسٹر اور یہ آپس میں کچھ وہ کر لیں تو

Amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

جناب فخر اعظم وزیر: سر! Clause 2، سر! وہی امنڈمنٹ ہے Competent Authority کی سر۔ اگر سر! وہ چاہتے ہیں کہ وہ میرے چیف منسٹر کے ساتھ Agree نہیں کر رہے تو سر! وہ نام دے دیں Competent Authority کا لیکن بل میں سر! اس کو صاف ہونا چاہیئے کہ یہ شخص Competent Authority ہے۔ اب اس بل میں Competent Authority کوئی فرد نہیں ہے، کبھی چیف منسٹر ہے اور کبھی کوئی اور ہے، تو یہ خاص Competent Authority کا نام دے دیں کہ فلاں شخص یا فلاں جو آفیسر ہے یا جو بھی ہے، وہ Competent Authority ہے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! اس میں میری Respectful submission یہ ہے کہ چونکہ ایڈیشنل ایجنڈے کے طور پر یہ Item include ہوا ہے اور اس میں یہ کافی Valuable

amendment لے کر آئے ہیں، تو میرے خیال میں اس کو فی الحال ڈیفر کر دیں اور پھر 'نیکسٹ' اس کو اس میں ہم ان شاءاللہ لے لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، فخر اعظم وزیر صاحب!

جناب فخر اعظم وزیر: ڈیفر تو سر! یہ بار بار ہو رہا ہے اور یہ تقریباً چوتھی مرتبہ ڈیفر ہو رہا ہے لیکن سر! آپ سر ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Okay, thank you. Clause 3 to 6 of the Bill, since no amendment-----

(Interruption)

Mr. Speaker: The amendment please withdrawn-----

(Interruption)

جناب سپیکر: نہیں آپ کیا کہتے ہیں کہ پورے بل کو، پھر تو پورا بل جو ہے ناوہ Withdraw ہو گا۔----

وزیر قانون: سپیکر صاحب! یہ اس میں ایڈیشنل ایجنڈا کے طور پر آیا ہے، Reply میرے پاس امنڈمنٹ کی بالکل نہیں آئی ہے، تو اسلئے میری Respectful submission یہ ہے-----

جناب سپیکر: دیکھیں چونکہ گورنمنٹ آفیشلز مسلسل رابطے کر رہے ہیں، ان کو سیریس پرابلمز ہیں، میرے خیال میں آج اس کو-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس میں لاء منسٹر صاحب کے ساتھ کچھ لوگ بیٹھ کر Consensus develop کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس طرح کرتے ہیں کہ بریک کے بعد، میں ابھی بریک دے دوں گا، بریک کے بعد اس کو Proper table کرتے ہیں اور ڈسکس کر لیں، اس دوران آپس میں، میں نماز اور چائے کیلئے آدھے گھنٹے کی بریک دیتا ہوں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اب 'کوئسچنز آور' نہیں ہو گا؟

وزیر قانون: 'کوئسچنز آور' اس کے بعد ہو گا، آخر میں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر! پلیز۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: پلیز ہاؤس تھوڑا Inorder ہو جائے تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں، جو آپ ڈسکشن چاہتے ہیں نا تاکہ انہوں نے آپس میں ڈسکشن کر لی ہے اور یہ بل کا مسئلہ حل ہو جائے گا، اس کے بعد۔ لاء منسٹر پلیز، اچھا جی چلو میں، بیٹنی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتے ہیں، محمود بیٹنی!

رسمی کارروائی

جناب محمود احمد خان: مهربانی۔ سپیکر صاحب! زه خالی دوه خبري کوم چې کوم نقیب الله محسود حوالې سره چې په کراچۍ کښې چې کومه واقعه شوې ده، Basically دا محسود چې کوم دے، دا زما په ډسټرکټ ټانک کښې آباد دی، دا ډیره افسوسناکه او ډیره ظلم والا واقعه شوې ده۔ سپیکر صاحب! مونږ چې نن کوم دلته ممبران یا چې څومره کسان ناست یو، مونږ هغه ورځ قرارداد هم پاس کړے دے چې ډیر ظلم شوے دے سپیکر صاحب! خاصکر قبائلو سره، زه خپله د قبائل علاقې نه تعلق لرم، اخر دا ظلم مونږ سره ولې کیږی، اخر داسې وینه مونږ والا ولې توئیږی؟ مونږ چا نه پته اوکړو چې دا د قبائلو وینه، دا نقیب الله محسود چې خالی ئې په دې باندې وژلے دے چې دا دهشتگرد دے، آیا چې دا دهشتگرد دے، دا ټوله دنیا ئې گوری سپیکر صاحب! په دې باندې انکوائری اوشوه، په دې باندې خبرې اوشوې، داسې ظلم، دا زیادتی خالی د قبائلو سره کیږی، په دې چې مونږ پښتانه یو او مونږ قبائل یو، دا ظلم چې دا کوم کراچۍ کښې شوے دے، کوم ایس پی کړے دے، مونږ د دې مذمت کوؤ سپیکر صاحب! او مونږ دا مطالبه کوؤ، د دې هاؤس نه مونږ قرارداد هم پاس کړے دے، وفاقی حکومت ته هم وایو او سندھ حکومت ته هم وایو چې کوم ظلم تا د نقیب الله محسود دغه جوان سره اوکړو، کم از کم دغه کس ته داسې سزا ورکړے شی سپیکر صاحب! چې بیا څوک داسې جرات نه اوکړی، بیا څوک داسې هغه نه اوکړی خامخا چې مونږ پښتانه، مونږ قبائل چرته لاړ شو چې ورشو، وائی چې دا دهشتگرد دی، اخر زمونږ گناه کومه ده، مونږ ته د گناه دا حکومت رااوښائی، دا خلقو ته مونږ التجاء کوؤ خالی د دې د پاره چې مونږ قبائل یو یا

پښتانه يو خالي؟ سپيکر صاحب! خپل پوائنټ آف ويو د خپلې پارټۍ د طرف نه، د خپلې علاقې والا طرف نه مونږ د دې شي مذمت کوؤ چې کوم ظلم او زيادتي د نقيب الله سره شوې ده، د غې سړي ته د سخت نه سخت سزا ملاؤ شي۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب! پلیز، جہاں آپ-----

وزیر قانون: فخر اعظم!

جناب سپیکر: بس میں یہ ختم کرلوں، اس کے بعد موقع دیتا ہوں آپ کو (مداخلت) اچھا یہ پاس ہو جائے۔ فخر اعظم وزیر!

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

{خیبر پختونخوا پراونشل بلڈ نگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018}

جناب فخر اعظم وزیر: سر! میری منسٹر صاحب کے ساتھ بات چیت ہوگئی ہے، سر! یہ Clause 7 کی جو امنڈ منٹ ہے، وہ Agree کر گئے ہیں باقی جو امنڈ منٹس ہیں، وہ میں Withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جی آپ کس کے ساتھ Agree کر گئے پہلے وہ آپ، -Amendment in sub clause 4 of the Bill، یہ آپ-----

جناب فخر اعظم وزیر: یہ Clause 4-----

جناب سپیکر: یہ 4-----

جناب فخر اعظم وزیر: یہ Clause 7 کی جو امنڈ منٹ ہے سر! یہ اس میں Sub-clause 4-----

جناب سپیکر: نہیں، آپ ایک ایک Clause وہ کر لیں، جو آپ نے Withdraw کرنی ہے، وہ Withdraw کریں گے، تو وہ آپ کر لیں، آپ بالکل شروع کر لیں۔ یہاں سے Amendment in Clause 2 of the Bill، یہاں سے شروع کر لیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: سر! یہ Clause2 کی جو امنڈ منٹ ہے، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں سر۔

Mr. Speaker: Withdrawn. Since amendment has been withdrawn, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 6 may stand part of the Bill? Those who

are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 6 stand part of the Bill. Amendment in Clause 7 of the Bill, first amendment.

جناب فخراعظم وزیر: سر! یہ ان سب کی، I beg to move that in Clause 7, in sub-clause (4), for the full-stop appearing at the end in the existing proviso, the colon may be substituted and thereafter the following new proviso may be added, sir، سر! میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس بل سے پہلے جو چیف منسٹر نے جتنے بھی کوارٹرز الاٹ کئے ہیں، ان کو اس بل سے پہلے Accept کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر! پلیز۔

وزیر قانون: بالکل اس امنڈمنٹ کے ساتھ Agree کیا ہے، اس کے علاوہ باقی امنڈمنٹس Withdraw کریں گے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Second amendment in sub-clause (5) of Clause 7.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Third amendment in sub-clause (5) for new sub-clause (6) in Clause 7, Fakhr-e-Azam Wazir.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! Withdraw.

Mr. Speaker: Withdrawn. Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 11 and 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 11 and 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 11 and 12 stand part of the Bill. Amendment in Clause 13 of the Bill, withdrawn?

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Yes, Sir.

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 14 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 14 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 14 to 19 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

{خیبر پختونخوا پراونشل بلڈنگز (مینجمنٹ، کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ) مجریہ 2018}

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law! Please.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir! I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Buildings (Management, Control and Allotment) Bill, 2018 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے تھے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! کوئسچنز۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی یہ جو اہم کام ہوا ہے، اس کو ڈیفر کرتے ہیں کوئسچنز کو، نلوٹھا صاحب!

رسمی کارروائی

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ سر، مہربانی سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سر! وہ جو محمود بیٹنی صاحب نے جو قرارداد کی بات کی ہے، میں ایک اور قرارداد کی بات کرتا ہوں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہمیں اجازت دے دیں۔ سپیکر صاحب! اس ہاؤس میں جو کروڑوں عوام کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہم سب کیلئے بڑا باعزت اور پروقار ادارہ ہے اور اس کی جو عزت ہے، وہ ہم سب کے اوپر اس طرح ہے جیسا کہ ہم اپنی عزت کرتے ہیں، تو سپیکر صاحب! جس طرح باقی اسمبلیوں میں قرارداد پاس کرائی گئی ہے کہ چیئرمین تحریک انصاف نے جس طرح پارلیمنٹ کے اوپر * + بھیجنے کی بات کی ہے، تو اس کیلئے میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ اجازت دیں تو ہم بھی یہاں پہ ایک مذمتی قرارداد پاس کریں۔ چونکہ ہم سارے لوگ رات دن ایک کرتے ہیں (تالیاں) اور سارا کچھ ہم اسمبلیوں میں آنے کیلئے کرتے ہیں،

پارلیمنٹ میں آنے کیلئے کرتے ہیں اور الیکشن ہم اسی لئے لڑتے ہیں، الیکشن Campaign کرتے ہیں، تو پھر اس ادارے کے اوپر * + بھیجنا یہ کسی بھی صورت میں زیب نہیں دیتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: زر گل خان! آپ یہ سن لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو میری یہ گزارش ہے کہ جناب سپیکر صاحب! اگر آپ اجازت دے دیں تو ہم بھی ایک مذمتی قرارداد لے آئیں تا کہ ہر ممبر جو اسمبلی میں آنا چاہتا ہے، وہ اس پارلیمنٹ کے ادارے کو عزت دے اور اس ادارے کا احترام کرے جو ہم سب کے اوپر ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

جناب سپیکر: زر گل صاحب! آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں اور آپ Respond کریں۔

(قہقہے اور تالیاں)

جناب زر گل خان: جناب سپیکر صاحب! توجہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک امنڈمنٹ لاء منسٹر ابھی لے کر آئیں چونکہ اس کی کمٹمنٹ ہو چکی تھی تو وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تو آپ پلیز پڑھ لیں جی۔

جناب زر گل خان: جناب سپیکر صاحب! جو میرے آنریبل ممبر نے بات کی ہے، تو ہمارے آئین میں یہ لکھا ہے کہ "Sovereignty is that supreme power which is not bound by law، آپ آئین میں وہ ترمیم میں نہیں کر سکتے ہیں جو متصادم ہو۔ چونکہ یہ واحد ملک ہے دنیا میں جو اسلام کے نام پر بنا ہے، تو اس اسمبلی میں یہ ترامیم ختم نبوت کے بارے میں لاتے ہیں۔ یہ جو سپریم کورٹ جو سپریم ادارہ ہے جو جس کو نااہل کرتی ہے، اس پارلیمنٹ کے ذریعے سے نااہل لوگوں کو اہل قرار دے رہے ہیں تو کیا اس پارلیمنٹ پر * + نہیں بھیجنی چاہیئے؟ اس پر تو بھیجنی چاہیئے نا۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں)

جناب زر گل خان: جو ایک۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں اور شور)

<u>جناب زر گل خان:</u> سنو نا، جرات ڈالو ذرا میری بات سنو بات سنو ایسا نہیں ہوتا ہے، یہ "گو نواز گو" کا نعرہ بھول گئے، اب اس کی یاد نہ دلائیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب زر گل خان:</u> کیا نہیں کیا اس نے ؟

(شور)

<u>جناب زر گل خان:</u> کیا نااہل آدمی کو اہل نہیں کیا؟

<u>Mr. Speaker</u>: Order in the House, please.

(Pandemonium)

<u>جناب زر گل خان</u> آپ میں اتنی جرات نہیں ہے کہ آپ بات سنیں، بات تو سنو نا۔

–

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

(شور)

<u>جناب زر گل خان:</u> سپیکر صاحب! ہاؤس کو Inorder کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> فخر اعظم وزیر!

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> فخر اعظم وزیر صاحب!

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> فخر اعظم وزیر صاحب، فخر اعظم وزیر!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے احتجاجاً کھڑے ہو گئے)

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir! I hereby give notice of the following amendment in the above Bill. Insertion of-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: زه دا الفاظ Expunge کوم، میں Expunge کرتا ہوں-----

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: Expunge نہیں معافی مانگیں گے۔

جناب سپیکر: یہ اس کا ذاتی فعل ہے-----

(شور)

جناب سپیکر: میں اس کو Expunge کرتا ہوں۔

اراکین: معافی مانگیں گے-----

(شور)

جناب سپیکر: میں نے Expunge کروایا جی-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس کا پرائیویٹ، میں نے Expunge کیے-----

(شور)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کٹورے پہ کٹورا، بیٹا باپ سے بھی گورا۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، وہ ایک امنڈمنٹ تو پوری کرنے تو دیں نا، یہ کام پورا کمپلیٹ ہو جائے۔ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا جی، آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا، میں تھوڑا، یہ امنڈمنٹس پوری کر لیں-----

(شور)

جناب سپیکر: میں نے Expunge کئے-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ لوگ بیٹھ تو جائیں نا، بیٹھ جائیں پلیز، بھائی میرے آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں تھوڑا پلیز۔ بیتھنی صاحب کښېنه خو کنه، پلیز، بیتھنی صاحب! پلیز-----

(شور)

جناب سپیکر: میں، میں بات کرتا ہوں پلیز، میں بات کرتا ہوں، نلوٹھا صاحب! ایک دو منٹ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: امنڈمنٹ موؤ کرنی ہے۔ فخر اعظم! فخر اعظم! جلدی امنڈمنٹ موؤ کریں۔

(شور)

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Notice of the amendment in the Khyber Pakhtunkhwa, Provincial Building Management, Control and Allotment Bill. Sir, I hereby give a notice of the following amendment-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، یہ امنڈمنٹ پاس کرتا ہوں، یہ امنڈمنٹ پاس کرتا ہوں، اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، فخر اعظم صاحب!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: امنڈمنٹ آپ پڑھ لیں۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Sir, I hereby give a notice of the following amendment in the above captioned Bill. Insertion of new proviso in Clause 7 in sub-clause (4), in the proviso, after the word "four", the words "each in category", may be inserted.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

(شور)

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): میں سپورٹ کرتا ہوں جناب سپیکر۔

(شور)

Mr. Speaker: Ji, stands part of the Bill.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: آپ اگر تھوڑا بیٹھ جائیں تو ہم چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: دیکھیں میں ریکویسٹ کرتا ہوں جی، زرگل صاحب! آپ بھی بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: میں سیشن 'ایڈ جرن' کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 12th February, 2018.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 فروری 2018ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)